پہاڑیوں میں گھرے ہوئے ایک سو چالیس نفوس پر مشتمل ایک گاؤں میں ڈاک کی باقاعدہ ترسیل کا آغاز

ہفتے میں دو روز خچر ڈاک لے کر پہنچے گا، ٹیلی فون کے کھمبے ابھی کھڑے ہیں مگر تار ندارد

□ ہنگو پریس / سنگلاخ ڈاک خانہ

ہنگو کے شمال مغربی پہاڑی سلسلے میں واقع ۷ مختلف دیہات پر مشتمل تحصیل کوہ سار کے ایک گاؤں میں ڈاک کی باقاعدہ ترسیل کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے قبل یہ گاؤں ضلع کے مرکزی شہر سے تقریباً 38 کلومیٹر دور تھا اور خط یا پیغام بھیجنے کے لیے کسی کو پیدل یا گدھے پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ محکمہ ڈاک کے مطابق اس علاقے میں 12 کلومیٹر طویل ایک پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا ہے جس کا عملہ ہفتے میں دو بار خچر کے ذریعے خطوط، منی آرڈر اور ضروری کاغذات لے کر گاؤں پہنچے گا۔

ڈاک خانے کے انچارج محمد یونس خٹک نے بتایا کہ ابتدا میں ایک ہی ڈاک خانہ کھولا جا رہا ہے تاکہ عملے کی تربیت اور نگرانی آسان رہے۔ ان کے مطابق اس راستے پر ایک ڈاک خانہ کھولنے کا خرچہ تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے آیا ہے جس میں عمارت کی مرمت، ایک کمرے کا کرایہ اور ابتدائی طور پر دو ملازمین کی تنخواہ شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ڈاک کی آمد و رفت باقاعدہ ہو گئی تو آئندہ سال اس میں ایک اور ملازم کا اضافہ کیا جائے گا۔

گاؤں کے بزرگ رہائشی حاجی نور محمد آفریدی نے کہا کہ ان کے بچے روزگار کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں اور انہیں ہر خط کے لیے کسی راہگیر کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ان کے مطابق اگر خچر کے ساتھ ایک چٹھی رساں ساتھ آئے تو بوڑھے لوگ بھی اپنے خط خود پڑھ سکیں گے۔ تاہم انہوں نے شکایت کی کہ گاؤں میں ابھی تک ٹیلی فون کے کھمبے تو کھڑے ہیں مگر ان پر تار نہیں کھینچی گئی، جس کی وجہ سے ایمرجنسی میں مدد بلانا اب بھی ممکن نہیں۔

محکمہ ڈاک کے ترجمان کے مطابق اس راستے پر ٹیلی فون کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں شروع ہوگا اور توقع ہے کہ دسمبر تک تار بچھا دی جائے گی۔ ترجمان کے مطابق اس علاقے میں موبائل فون کے سگنل کمزور ہیں اور کبھی کبھی صرف ایک پہاڑی چوٹی پر سگنل آتا ہے، اس لیے ڈاک خانہ وہاں ایک عارضی ایریل بھی لگوا رہا ہے تاکہ ضرورت کے وقت رابطہ ممکن ہو سکے۔

مقامی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس راستے پر ڈاک کی باقاعدگی کو دیکھتے ہوئے اگلے مرحلے میں مزید چار دیہات تک ڈاک پہنچانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو اگلے سال اس علاقے میں ایک ذیلی ڈاک خانہ کھولنے کی سفارش کی جائے گی۔ فی الحال یہ گاؤں ہفتے میں دو بار ڈاک کے انتظار میں رہے گا اور خط کا جواب دینے میں کئی دن لگ جائیں گے۔

ریلوے پھاٹک پر کھڑی بس ٹرین سے ٹکرا گئی، ڈرائیور زخمی

حادثہ صبح ساڑھے سات بجے پیش آیا، مسافر محفوظ رہے

□ ہنگو پریس / سنگلاخ ڈاک خانہ

ہنگو کے شمال مغربی پہاڑی سلسلے میں واقع ۷ مختلف دیہات پر مشتمل تحصیل کوہ سار کے ایک گاؤں میں ڈاک کی باقاعدہ ترسیل کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے قبل یہ گاؤں ضلع کے مرکزی شہر سے تقریباً 38 کلومیٹر دور تھا اور خط یا پیغام بھیجنے کے لیے کسی کو پیدل یا گدھے پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ محکمہ ڈاک کے مطابق اس علاقے میں 12 کلومیٹر طویل ایک پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا ہے جس کا عملہ ہفتے میں دو بار خچر کے ذریعے خطوط، منی آرڈر اور ضروری کاغذات لے کر گاؤں پہنچے گا۔

ڈاک خانے کے انچارج محمد یونس خٹک نے بتایا کہ ابتدا میں ایک ہی ڈاک خانہ کھولا جا رہا ہے تاکہ عملے کی تربیت اور نگرانی آسان رہے۔ ان کے مطابق اس راستے پر ایک ڈاک خانہ کھولنے کا خرچہ تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے آیا ہے جس میں عمارت کی مرمت، ایک کمرے کا کرایہ اور ابتدائی طور پر دو ملازمین کی تنخواہ شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ڈاک کی آمد و رفت باقاعدہ ہو گئی تو آئندہ سال اس میں ایک اور ملازم کا اضافہ کیا جائے گا۔

گاؤں کے بزرگ رہائشی حاجی نور محمد آفریدی نے کہا کہ ان کے بچے روزگار کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں اور انہیں ہر خط کے لیے کسی راہگیر کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ان کے مطابق اگر خچر کے ساتھ ایک چٹھی رساں ساتھ آئے تو بوڑھے لوگ بھی اپنے خط خود پڑھ سکیں گے۔ تاہم انہوں نے شکایت کی کہ گاؤں میں ابھی تک ٹیلی فون کے کھمبے تو کھڑے ہیں مگر ان پر تار نہیں کھینچی گئی، جس کی وجہ سے ایمرجنسی میں مدد بلانا اب بھی ممکن نہیں۔

محکمہ ڈاک کے ترجمان کے مطابق اس راستے پر ٹیلی فون کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں شروع ہوگا اور توقع ہے کہ دسمبر تک تار بچھا دی جائے گی۔ ترجمان کے مطابق اس علاقے میں موبائل فون کے سگنل کمزور ہیں اور کبھی کبھی صرف ایک پہاڑی چوٹی پر سگنل آتا ہے، اس لیے ڈاک خانہ وہاں ایک عارضی ایریل بھی لگوا رہا ہے تاکہ ضرورت کے وقت رابطہ ممکن ہو سکے۔

مقامی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس راستے پر ڈاک کی باقاعدگی کو دیکھتے ہوئے اگلے مرحلے میں مزید چار دیہات تک ڈاک پہنچانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو اگلے سال اس علاقے میں ایک ذیلی ڈاک خانہ کھولنے کی سفارش کی جائے گی۔ فی الحال یہ گاؤں ہفتے میں دو بار ڈاک کے انتظار میں رہے گا اور خط کا جواب دینے میں کئی دن لگ جائیں گے۔

ضلع کے ۴ اضلاع میں ڈاک کی ترسیل کا آغاز، 38 دیہات کے مکین خط وصول کرنے لگے

پہاڑی راستے پر 12 کلومیٹر طویل پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا، ہفتے میں دو بار خچر ڈاک لے کر پہنچے گا

□ ہنگو پریس / سنگلاخ ڈاک خانہ

ہنگو کے شمال مغربی پہاڑی سلسلے میں واقع ۷ مختلف دیہات پر مشتمل تحصیل کوہ سار کے ایک گاؤں میں ڈاک کی باقاعدہ ترسیل کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے قبل یہ گاؤں ضلع کے مرکزی شہر سے تقریباً 38 کلومیٹر دور تھا اور خط یا پیغام بھیجنے کے لیے کسی کو پیدل یا گدھے پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ محکمہ ڈاک کے مطابق اس علاقے میں 12 کلومیٹر طویل ایک پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا ہے جس کا عملہ ہفتے میں دو بار خچر کے ذریعے خطوط، منی آرڈر اور ضروری کاغذات لے کر گاؤں پہنچے گا۔

ڈاک خانے کے انچارج محمد یونس خٹک نے بتایا کہ ابتدا میں ایک ہی ڈاک خانہ کھولا جا رہا ہے تاکہ عملے کی تربیت اور نگرانی آسان رہے۔ ان کے مطابق اس راستے پر ایک ڈاک خانہ کھولنے کا خرچہ تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے آیا ہے جس میں عمارت کی مرمت، ایک کمرے کا کرایہ اور ابتدائی طور پر دو ملازمین کی تنخواہ شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ڈاک کی آمد و رفت باقاعدہ ہو گئی تو آئندہ سال اس میں ایک اور ملازم کا اضافہ کیا جائے گا۔

گاؤں کے بزرگ رہائشی حاجی نور محمد آفریدی نے کہا کہ ان کے بچے روزگار کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں اور انہیں ہر خط کے لیے کسی راہگیر کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ان کے مطابق اگر خچر کے ساتھ ایک چٹھی رساں ساتھ آئے تو بوڑھے لوگ بھی اپنے خط خود پڑھ سکیں گے۔ تاہم انہوں نے شکایت کی کہ گاؤں میں ابھی تک ٹیلی فون کے کھمبے تو کھڑے ہیں مگر ان پر تار نہیں کھینچی گئی، جس کی وجہ سے ایمرجنسی میں مدد بلانا اب بھی ممکن نہیں۔

محکمہ ڈاک کے ترجمان کے مطابق اس راستے پر ٹیلی فون کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں شروع ہوگا اور توقع ہے کہ دسمبر تک تار بچھا دی جائے گی۔ ترجمان کے مطابق اس علاقے میں موبائل فون کے سگنل کمزور ہیں اور کبھی کبھی صرف ایک پہاڑی چوٹی پر سگنل آتا ہے، اس لیے ڈاک خانہ وہاں ایک عارضی ایریل بھی لگوا رہا ہے تاکہ ضرورت کے وقت رابطہ ممکن ہو سکے۔

مقامی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس راستے پر ڈاک کی باقاعدگی کو دیکھتے ہوئے اگلے مرحلے میں مزید چار دیہات تک ڈاک پہنچانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو اگلے سال اس علاقے میں ایک ذیلی ڈاک خانہ کھولنے کی سفارش کی جائے گی۔ فی الحال یہ گاؤں ہفتے میں دو بار ڈاک کے انتظار میں رہے گا اور خط کا جواب دینے میں کئی دن لگ جائیں گے۔

ضلع کے ۴ اضلاع میں ڈاک کی ترسیل کا آغاز، 38 دیہات کے مکین خط وصول کرنے لگے

پہاڑی راستے پر 12 کلومیٹر طویل پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا، ہفتے میں دو بار خچر ڈاک لے کر پہنچے گا

□ ہنگو پریس / سنگلاخ ڈاک خانہ

ہنگو کے شمال مغربی پہاڑی سلسلے میں واقع ۷ مختلف دیہات پر مشتمل تحصیل کوہ سار کے ایک گاؤں میں ڈاک کی باقاعدہ ترسیل کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے قبل یہ گاؤں ضلع کے مرکزی شہر سے تقریباً 38 کلومیٹر دور تھا اور خط یا پیغام بھیجنے کے لیے کسی کو پیدل یا گدھے پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ محکمہ ڈاک کے مطابق اس علاقے میں 12 کلومیٹر طویل ایک پیدل راستہ طے کر کے ڈاک خانہ قائم کیا گیا ہے جس کا عملہ ہفتے میں دو بار خچر کے ذریعے خطوط، منی آرڈر اور ضروری کاغذات لے کر گاؤں پہنچے گا۔

ڈاک خانے کے انچارج محمد یونس خٹک نے بتایا کہ ابتدا میں ایک ہی ڈاک خانہ کھولا جا رہا ہے تاکہ عملے کی تربیت اور نگرانی آسان رہے۔ ان کے مطابق اس راستے پر ایک ڈاک خانہ کھولنے کا خرچہ تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے آیا ہے جس میں عمارت کی مرمت، ایک کمرے کا کرایہ اور ابتدائی طور پر دو ملازمین کی تنخواہ شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ڈاک کی آمد و رفت باقاعدہ ہو گئی تو آئندہ سال اس میں ایک اور ملازم کا اضافہ کیا جائے گا۔

گاؤں کے بزرگ رہائشی حاجی نور محمد آفریدی نے کہا کہ ان کے بچے روزگار کے سلسلے میں باہر رہتے ہیں اور انہیں ہر خط کے لیے کسی راہگیر کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ان کے مطابق اگر خچر کے ساتھ ایک چٹھی رساں ساتھ آئے تو بوڑھے لوگ بھی اپنے خط خود پڑھ سکیں گے۔ تاہم انہوں نے شکایت کی کہ گاؤں میں ابھی تک ٹیلی فون کے کھمبے تو کھڑے ہیں مگر ان پر تار نہیں کھینچی گئی، جس کی وجہ سے ایمرجنسی میں مدد بلانا اب بھی ممکن نہیں۔

محکمہ ڈاک کے ترجمان کے مطابق اس راستے پر ٹیلی فون کی تنصیب کا کام اگلے مالی سال میں شروع ہوگا اور توقع ہے کہ دسمبر تک تار بچھا دی جائے گی۔ ترجمان کے مطابق اس علاقے میں موبائل فون کے سگنل کمزور ہیں اور کبھی کبھی صرف ایک پہاڑی چوٹی پر سگنل آتا ہے، اس لیے ڈاک خانہ وہاں ایک عارضی ایریل بھی لگوا رہا ہے تاکہ ضرورت کے وقت رابطہ ممکن ہو سکے۔

مقامی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس راستے پر ڈاک کی باقاعدگی کو دیکھتے ہوئے اگلے مرحلے میں مزید چار دیہات تک ڈاک پہنچانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو اگلے سال اس علاقے میں ایک ذیلی ڈاک خانہ کھولنے کی سفارش کی جائے گی۔ فی الحال یہ گاؤں ہفتے میں دو بار ڈاک کے انتظار میں رہے گا اور خط کا جواب دینے میں کئی دن لگ جائیں گے۔